السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

باب فی من ادعی الصحبتہ بعد الماتین

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حافظ ابن حجر درنخبتہ الفکر نوشتہ الصحابی من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مومنا وامات علی الاسلام ودر شرحش کہ از ماتن است نوشتہ ویعرف کونہ صحابتیا بالتواتر او الاستفاضتہ او الشہرۃ او باخبار بعض الصحابۃ او بعض ثقات التابعین او باخبارہ عن نفسہ اذا کانت دعواہ ذلک تدخل تحت الامکان - ملا علی قاری درشرح الشرح درتشریح تحت الامکان نوشتہ ای الامکان العادی والامکان الشرعی فمن ادعی صحبتہ علیہ الصلوۃ والسلام بعد مضی مائۃ سنۃ من وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقبل دعواہ لما صح عنہ علیہ الصلوۃ والسلام انہ قال لاصحابہ فی اخر عمرہ ارایتکم لیلتکم ہذہ فانہ علی راس مائۃ سنۃ منہا لا یبقی علی وجہ الارض ممن ہوالیوم علیہا احدواہ البخاری ومسلم من حدیث ابن عمر - وعلامہ جلال الدین سیوطی درتدریب الراوی شرح تقریب النووی نوشتہ فان ادعی بعدمائۃ سنۃ من وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ لایقبل وان ثبت عدالتہ قبل ذلک لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ ابن حجر نے نخبتہ الفکر میں لکھاہے کہ صحابی وہ ہے جس نے حالت ایمان میں رسولؐ اللہ سے ملاقات کی ہو اور فوت بھی اسلام پر ہوا ہو، اور اس کی شرح میں جو کہ ماتن نے کی ہے لکھا ہے صحابی کا صحابی ہونا خبر متواتر سے معلوم ہوتا ہے یا شہرت سے یا بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے یا بعض ثقہ تابعین رحمہم اللہ کی خبروں سے یا وہ اپنے صحابی ہونے کی خود باخود خبر دیوے مگر جب کہ اس کا دعوی امکان میں داخل ہو، ملا علی قاری رحمہ اللہ نے شرح الشرح میں تحت الامکان کی تشریح میں لکھا ہے کہ امکان سے امکان عادی ہے اور امکان شرعی مراد ہے پس جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے سو سال بعد صحابی ہونے کا دعوی کیا تو اس کا دعوی نہ قبول کیا جاوے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی الحدیث ارایتکم لیلتکم ہذہ فانہ علی راس مائۃ سنۃ لم یبق احد علی ظہر الارض یرید انخرام ذلک القران قال ذلک سنۃ وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم-

علامہ جلال الدین سیوطی درتدریب الراوی شرح تقریب النووی میں لکھا ہے کہ اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے سو سال بعد صحابی ہونے کا دعوی کرے تو اس کا یہ دعوی ہر گز قبول نہ کیا جاوے اگرچہ اس دعوے سے پہلے اس کا عادل ہونا بھی ثابت ہو کیونکہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم کو تمہاری اس رات سے خبر دوں کہ آج سے سو سال تک جو کوئی روئے زمین پر ہے کوئی زندہ نہیں رہے گا ،مراد رکھتے تھے آپ انقطاع اس قرن کا اور آپ نے اپنی وفات کے سو سال میں یہ فرمایا تھا

وشیخ عبدالحیی الکھنوی درشرح مختصر سید شریف جرجانی نوشتہ :-

فلوادعی احد بعد مضییٔ عشر بعد المائۃ من الہجرۃ لم تقبل وکذا قال الذہبی فی میزان الاعتدال رتن الہندی وما ادرک ما رتن الہندی شیخ رجال ظہر بعد ستمائۃ فادعی الصحبۃ والصحابۃ لایکذبون

سے حدیث صیح میں ثابت ہوا ہے کہ آپ نے اپنی امیر عمر میں صحابہ کرام سے فرمایا کہ میں تم کو تمہاری اس رات کی خبر دیتا ہوں کہ اس رات سے سو سال تک جو کوئی آج روئے زمین پر ہے کوئی باقی نہ رہے گا اس حدیث کو ابن عمرؓ سے بخاری ار مسلم نے روایت کیا ہے ، اور مولوی عبدالحیی الکھنوی درنے شرح مختصر میں لکھا ہے کہ جو کوئی ہجرت سے ایک سودس سال بعد صحابی ہونے کا دعوی کرے تو اس کا یہ دعوی نہ قبول کیا جاوے اسی واسطے دہبی نے میزان الاعتدال میں کہا کہ میں تجھ کو رتن ہندی کی کیا خبر دوں وہ شیخ دجال ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سو سال بعد ظاہر ہوا پھر اس نے صحابی ہونے کا دعوی کیا اور صحابہ کرامؓ سے کذب نہیں صادر ہوتا اس

وہذا جری علی اللہ ورسولہ شیخ محمد طاہر مکی در مجمع البحار نوشتہ نوع فیمن ادعی الصحبۃ من المعمرین کذبا فمنہم سرتابک ملک الہندفی بلد قنوج قال لی سبع مائۃ وخمس وعشرون مسنۃ وادعی رویتہ صلی اللہ علیہ وسلم ومات سنۃ ثلث وثلاثین وثلثمائۃ ومنہم جابر بن عبداللہ الیمامی حدث بخاری بعد الماتین عن الحسن البصری وقال حملونی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم جبیر بن الحرب ومنہم رتن الہندی شیخ دجال ظہر بعد الستۃ مائۃ فادعی الصحبۃ وحدث باحادیث رتنیات وتسمی بابی الرضا رتن بن نصر قال کنت فی زفاف فاطمۃ - وہوا امنی لم یخلق اوشیطان بدی فی صورۃ بشر اوشیخ ضال کذاب وقد اتفقوا علی ان اخرمن مات فی جمیع الارض من الصحابۃ ابوالطفیل عامر بن واثلۃ سنۃ مائۃ واثنین بمکۃ وقد ثبت انہ قال قبل موتہ بشہر اونحوہ فان علی راس مائۃ سنۃ لا یبقی وجہ الارض احد فانقطع المقال

نے اللہ اور اس کے رسول پر جرات کی ہے ، شیخ محمد طاہر مکی نے مجمع البحار میں لکھا ہے کہ یہ نوع ان شخصوں کے بیان میں ہے کہ معمرین میں سے جنہوں نے صحابی ہونے کا جھوٹا دعوی کیا ایک ان میں سے سرتابک ہے جو کہ ملک ہند کے شہر قنوج میں ہوا ہے اس نے کہا کہ میری سات سو پچیس سال کی عمر ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کا بھی دعوی کیا اور تین سو تینتیس ۳۳۳منہ ہجری میں فوت ہو گیا اور ایک ان میں سے جابر بن عبداللہ یمامی ہے اس نے ہجرت کے دو سو سال بخاری میں حسن بصری سے حدیث سنائی کہ مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا کر لے گئے اور ایک ان میں سے جبیر بن حرب ہے اور ایک ان میں سے رتن ہندی ہے جو کہ شیخ دجال چھ سو سال کے بعد ظاہر ہوا اور صحابی ہونے کا دعوی کیا اور احادیث رتنیات بیان کیں اور اپنا نام ابی الدضا رتن بن نصر ظاہر کیا اور یہ بھی کہا کہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی میں حاظر تھا اور وہ یا تو منی ہو گا، کہ ابھی پیدا نہ ہوا ہو یا شیطان ہو گا کہ انسان کی صورت میں ظاہر ہوا ہو یا برہا کذاب اور گمراہ ہے اور اس پر اتفاق کیا ہے کہ صحابہ کرام میں سے تمام روئے زمین پر سب سے پیچھے ابوالطفیل عامر بن واثلتہ ایک سو دو ہجری میں مکہ معظمہ میں فوت ہوئے

اوریہ بھی ثابت ہوچکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک ماہ یاکچھ کم زیادہ پیشتر اس بات کی خبر دی ہے کہ آج سے سوسال تک ان لوگوں میں سے کوئی روئے زمین پرنہ رہے گا، بس فیصلہ ہوگیا

قال ابن حجر وقدوقع نحوہ فی المغرب اخبرنی ابوالبرکات بن زید مکاتبۃ قال صافحنی والدی وقدعاش مائۃ قال صافحنی ابوالحسن علی بن الخطاب وعاش مائۃ وثلثین قال صافحنی ابوعبداللہ معمروکان عمرہ اربعمائۃ سنۃ قال صافحنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودعالی فقال عمرک اللہ یا معمر ثلث عمرات فہذا کلہ لایفرح بہ من لہ عقل قال القاضی محمد الشوکانی ومنہم جعفر بن نسطورا ادعی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعالہ بطول العمر وعاش ثلثمائۃ واربعین سنۃ قال فی الذیل لاوجودلہ وہو احد الکذابین الذین ادعوا الصحبۃ بعد المائتین انتہی -

ابن حجر نے کہاکہ ملک مغرب میں بھی ایسا ہی ظہور میں آیا ہے، مجھ کو ابوالبرکات بن زید نے بذریعہ خط خبر دی اور کہاکہ میرے سے میرے والد نے مصافحہ کیا اور وہ سوسال زندہ رہے اس نے کہاکہ میرے سے ابوالحسن بن علی بن خطاب نے مصافحہ کیا ہے اور وہ ایک سوتیس سال زندہ رہے اس نے کہاکہ میرے سے ابوعبداللہ معمر نے مصافحہ کیا اور ان کی عمر چار سوسال کی تھی اس نے کہاکہ میرے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مصافحہ کیا اور میرے لئے دعاکی پھر آپؐ نے تین دفعہ فرمایا، لہ اے معمر اللہ تیری عمر میں برکت کرے جس کو اللہ نے عقل عنایت فرمائی ہے وہ ایسی باتوں سے خوش نہیں ہوتا قاضی محمد شوکانی نے کہا ہے کہ ایک ان (کذابین) میں سے جعفر بن نسطورا ہے کہ اس نے کہاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرےلیے طول عمر کی دعاکی اور وہ تین سوچالیس سال زندہ رہا ذیل میں کہاکہ اس کا کوئی وجود نہیں اور وہ ان کذابوں میں سے ہے جنہوں نے دوسال کے بعد صحابی ہونے کا دعویٰ کیا ہے چونکہ اجماع اہل سنت است کہ ابوالطفیل عامر بن واثلتہ آخر جمیع صحابہ است وروفات وبعد ازوکسے وراطراف واکناف زمین از صحابہ نماندہ وحدیث صحیح متفق علیہ شاہد ایں معنی است کہ تا صد سال از سال وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسے برروئے زمین نخواہد ماند پس حیوۃ ابوسعید معمر حنشی تاماتہ ثامنہ کہ عصر امیر سید علی ہمدانی است جگونہ ممکن است کہ وریں رو حدیث صحیح متفق علیہ واجماع امت است جناب امیر کبیر ہمعصر مخدوم جہانیانِ جہان بودولادت مخدوم صاحب درسنہ سبع وسبع ماتہ ووفات اورسنہ خمس

وممایرفع دعادی ہولاء اجماع اہل العلم علی ان اخر الصحابۃ موتا فی جمیع الاوطان ابوالطفیل عامر بن واثلتہ الجہینی وکان موتہ سنۃ اثنین ومائۃ بمکۃ

وثمانین وسبعماتہ ورتقصار نوشتہ چنین شنین شدہ کہ امیر سید علی ہمدانی بدیدن مخدوم جہانیان جہان رفت وبروحجرہ مخدوم نشست خادم خبر کرد سید علی ہمدانی نشستہ محدوم فرمود ہمدان غیر علام الغیوب کسے نیست ایں راگفت وایشانرا درون نطلبید انتہی جمیع اہل علم اس پر متفق ہیں کہ تمام روئے زمین پر صحابہ کرام میں سے سب سے بعد ایک سودو ہجری میں ابوالطفیل عامر بن واثلتہ جہنیی مکہ میں فوت ہوئے ہیں اور اس اجماع سے ان کل کذابوں کے دعوی باطل ہوجاتے ہیں چونکہ اہل سنت کا اجماع ہے کہ ابوالطفیل عامر بن واثلتہ اخیر صحابہ میں سے ہیں ان کی وفات کے بعد روئے زمین کے اطرافوں میں کوئی صحابہ زندہ نہیں رہا اور انہی معنے کی متفق علیہ کی صیح حدیث شہادت دیتی ہے کہ رسول کریمؐ کی وفات سے سوسال بعد ان لوگوں میں سے جو اس وقت روئے زمین پر تھے کوئی باقی نہیں رہے گا، پس ابوسعید معمر جبشی کی حیات جوکہ امر سید علی ہمدانی کا ہم عصر ہے آٹھ سوسال تک کس طرح ممکن ہے کہ اس میں متفق علیہ کی صیح حدیث کا اور اجماع امت کا رد ہوتا ہے جناب امیر کبیر مخدوم جہانیان جہاں کے ہم عصر تھے، مخدوم صاحب سات سوسات ہجری میں پیدا ہوئے اور آپ نے سات سوپچاسی میں وفات پائی، تقصار میں لکھا ہے، کہ سنا گیا ہے کہ ایک دفعہ امیر سید علی ہمدانی مخدوم جہانیان جہاں کی زیارت کےلئے تشریف لےگئے اور مخدوم صاحب کے حجرہ کے دروازہ پر بیٹھ گئے خادم نے خبر کی کہ سید علی ہمدانی بیٹھے ہیں، مخدوم صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ہمہ دان علام الغیوب کے سوا کوئی نہیں ہے یہ کہا اور ان کو اندر نہ بلایا، وایضا درتقصار نوشتہ میر سید اشرف سمنانی درسیاحت رفیق علی ہمدانی بود غرض کہ ایں ہم ازاکابر ماتہ ثمانیہ اندیس نظر برحدیث صیح متفق علیہ واجماع امت صحابی بودن معمر جبشی کذاب است وزور ہذا ماظہرلی واللہ اعلم بالصواب۔

(حررہ عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی عفا اللہ عنہما (فتاوی غزنویہ نمبر ۱۵۶

اور تقصار میں لکھا ہے کہ میر سید اشرف سمنانی سیاحت میں علی ہمدانی کا رفیق تھا غرضیکہ یہ سب آٹھویں صدی کے اکابروں میں سے ہیں پس متفق علیہ کی صیح حدیث اور اجماع امت پر نظر کرنے سے معمر جبشی کا صحابی ہونا باطل معلوم ہوتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 10 ص 293-298

محدث فتویٰ